تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	405 Code
Course Name:	Economics of Pakistan (معاشیات پاکستان)
Class:	BA/AD
Total Credit Hours	6
Total Assignments	4

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

Assignment 4

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

(1) تشبیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: علم بیان کی اصطلاح میں کسی ایک چیز کو کسی مشترک خوبی یا خامی کی بنا پر دوسری چیز کی مانند یا اس جیسا قرار دینا **تشبیہ** کہلاتا ہے ۔ اس کے لیے "طرح"، "جیسا"، "مانند" کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں ۔ جیسے: "علی شیر کی طرح بہادر ہے ۔ "

(2) تشبیہ کی مثال میں اقبال کا کوئی شعر تحریر کیجیے۔

جواب: علامہ اقبال کے کلام سے تشبیہ کی ایک خوبصورت مثال درج ذیل ہے، جہاں انہوں نے مردِ مومن کی نرمی اور سختی کو ریشم اور فولاد سے تشبیہ دی ہے :

ہو حلقہ مستانہ تو ریشم کی طرح نرم

رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

(3) اقبال کے نزدیک کون سی ایسی چیزیں ہیں جو فرد کی خودی کو کمزور کرتی ہیں؟

جواب: علامہ اقبال کے نزدیک درج ذیل منفی عوامل انسان کی خودی کو کمزور یا ختم کر دیتے ہیں :

- **سوال کرنا (گداگری / مانگنا):** مادی یا فکری طور پر دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا۔
- **خوف اور ناامیدی:** اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا اور باطل قوتوں سے ڈرنا۔
- **اندھی تقلید:** اپنی عقل اور تخلیقی صلاحیت چھوڑ کر مغرب یا اسلاف کی اندھی پیروی کرنا۔
- **تساہل اور تن آسانی:** سستی اختیار کرنا اور عمل پیہم سے جی چرانا۔

(4) مقطع سے کیا مراد ہے؟

جواب: مقطع کے لغوی معنی "کاٹنے یا ختم کرنے کی جگہ" کے ہیں ۔ شاعری کی اصطلاح میں کسی بھی غزل یا قصیدے کے **آخری شعر** کو مقطع کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا **تخلص** (شاعری کا نام) لازمی استعمال کرتا ہے ۔

(5) اقبال کی شاعری سے کسی ایک مقطع کی نشاندہی کیجیے۔

جواب: علامہ اقبال کی غزل کا ایک مشہور قلندرانہ مقطع درج ذیل ہے :

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل

لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے) **اقبال**(

(6)شعر مکمل کیجیے "گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور"

جواب :اس شعر کا دوسرا مصرعہ درج ذیل ہے :

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور

چراغِ راہ ہے، منزل نہیں ہے

(7)شعر مکمل کیجیے "دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب"

جواب :اس شعر کا دوسرا مصرعہ درج ذیل ہے :

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب

آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

(8)شامل نصاب غزل کے اس شعر کی وضاحت کریں۔"رشی کے فاقوں سے ٹوٹا نہ برہمن کا طلسم / عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد"

جواب :وضاحت :اس شعر میں علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ محض ظاہری زہد، صوفیانہ فاقہ کشی یا روح کو تڑپانے والی روایتی عبادتوں (جیسے ہندو رشی منونی کرتے ہیں) سے باطل کا مادی جادو اور کفر کا نظام نہیں ٹوٹ سکتا ۔ حق کو دنیا پر نافذ اور غالب کرنے کے لیے روحانیت کے ساتھ ساتھ مادی طاقت، فولادی عزم اور وسائل (جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا **عصا**) بھی ضروری ہیں ۔ بغیر مادی قوت کے سچائی کا پرچار ایک بے بنیاد کام ہے ۔

(9)نظم "ابلیس کی مجلس شوریٰ" اقبال کے کسی مجموعے میں شامل ہے؟

جواب : نظم "ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" علامہ اقبال کے آخری شعری مجموعے **"ارمغانِ حجاز "**(اردو حصے) میں شامل ہے ۔

(10)نظم "تسخیر فطرت" اقبال کے کسی مجموعے میں شامل ہے؟

جواب : نظم "تسخیرِ فطرت" علامہ اقبال کی مشہور فارسی تصنیف اور مجموعہ کلام **"پیامِ مشرق "** میں شامل ہے ۔

سوال نمبر2:مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

(ب) اقبال کا تصورِ شاہین

علامہ اقبال کی شاعری کی سب سے توانا، متحرک اور جاندار علامت "(Symbol) **شاہین** " ہے ۔ اقبال نے روایتی رومانوی شعراء کی طرح بلبل یا پروانے کو اپنی شاعری کا مرکز نہیں بنایا، بلکہ انہوں نے نوجوانوں کی تربیت کے لیے شاہین کے پرندے کو منتخب کیا ۔ اقبال کے نزدیک شاہین محض ایک پرندہ نہیں بلکہ "مردِ مومن" کی عملی تصویر ہے ۔

شاہین کی خصوصیات جو اقبال کو پسند ہیں

- **بلند پروازی :** شاہین آسمان کی بلندیوں میں اڑتا ہے اور چھوٹے پرندوں کی طرح زمین کی پستیوں میں نہیں رہتا۔ اقبال نوجوانوں کو بھی اعلیٰ سوچ اور بلند مقاصد رکھنے کی تلقین کرتے ہیں:

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا

تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

- **خودداری اور غیرت :** شاہین کبھی کسی دوسرے کا کیا ہوا شکار یا مرا ہوا گوشت (مردار) نہیں کھاتا۔ وہ ہمیشہ اپنا تازہ شکار خود کرتا ہے۔ اقبال کا نوجوان بھی اپنی محنت پر یقین رکھتا ہے اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔
- **آشیانہ نہ بنانا :** شاہین آرام پسند نہیں ہے۔ وہ تنکوں کا گھونسلا (آشیانہ) بنا کر عیش کی زندگی نہیں گزارتا، بلکہ پہاڑوں کی سخت چٹانوں اور طوفانوں کے درمیان رہتا ہے۔

تو شاہیں ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

(ج) اقبال ایک آفاقی شاعر

آفاقی مفکر یا شاعر (Universal Poet) وہ ہوتا ہے جس کا پیغام کسی ایک مخصوص جغرافیائی خطے، نسل، زبان یا دور تک محدود نہ ہو، بلکہ پوری انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہو ۔ علامہ اقبال بلا مبالغہ اسی معیار پر دنیا کے عظیم شعراء میں شامل ہیں ۔

آفاقیت کے اسباب

- **انسانیت کی بیداری کا پیغام :** اگرچہ اقبال نے برصغیر کے مسلمانوں کو مخاطب کیا، لیکن ان کا اصل فلسفہ (خودی اور فقر) پوری دنیا کے انسانوں کے لیے ہے۔ وہ انسان کو مٹی کا ڈھیر سمجھنے کے بجائے اسے کائنات کا سب سے بڑا راز اور خدا کا نائب قرار دیتے ہیں۔
- **استعمار اور سرمایہ داری کے خلاف اعلانِ جنگ :** اقبال نے یورپ کی مادہ پرستی، لادینیت اور غریبوں کے استحصال کے خلاف کھل کر آواز اٹھائی۔ انہوں نے دنیا بھر کے پسماندہ طبقات کو اپنے حقوق کے لیے کھڑے ہونے کا درس دیا:

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو

کاخِ امرا کے در و دیوار ہلا دو

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- **عالمی پذیرائی:** یہی وجہ ہے کہ آج اقبال کو صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ ایران (جہاں انہیں اقبال لاہوری کہا جاتا ہے)، ترکی، جرمنی اور انگلستان کی یونیورسٹیوں میں ایک عظیم ترین فلسفی شاعر کے طور پر پڑھایا اور مانا جاتا ہے۔

سوال نمبر 3: اقبال کی نظم "ابلیس کی مجلس شوریٰ" کا فکری و فنی جائزہ لیجیے۔

مقدمہ

نظم "ابلیس کی مجلس شوریٰ" علامہ اقبال کے آخری شعری مجموعے "ارمغانِ حجاز" (1938ء) میں شامل ہے ۔ یہ نظم اقبال کی فکری پختگی اور سیاسی بصیرت کا عروج مانی جاتی ہے ۔ اس نظم میں انہوں نے ایک ڈرامائی اور مکالماتی اسلوب اختیار کرتے ہوئے ابلیس (شیطان) اور اس کے پانچ مشیروں کی ایک خفیہ کانفرنس دکھائی ہے، جو دنیا کے موجودہ سیاسی، معاشی اور مذہبی نظاموں کا جائزہ لے رہے ہیں ۔

فکری جائزہ (Detailed Philosophical Analysis)

نظم کا فکری تانا بانا دورِ حاضر کے بڑے فتنوں اور اسلام کی انقلابی طاقت کے گرد گھومتا ہے :

1۔ ابلیس کا اپنے نظام پر اطمینان

نظم کے آغاز میں ابلیس فخر کا اظہار کرتا ہے کہ پوری دنیا میں میرا ہی بچھایا ہوا مادہ پرستی اور ملوکیت کا نظام چل رہا ہے۔ انسان بظاہر جمہوریت کے گانے گا رہا ہے، لیکن اندر سے وہ وہی تانشاہی اور ملوکیت کا غلام ہے۔ میں نے فرنگی (مغربی) تاجروں اور سرمایہ داروں کے دلوں سے خدا کا خوف نکال دیا ہے۔

2۔ مشیروں کا خوف اور مغربی فتنوں کا ذکر

ابلیس کے مشیر باری باری اپنے خدشات پیش کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا میں **اشتراکیت** (Communism/Karl Marx) کا نیا فتنہ ابھر رہا ہے، جس نے غریبوں اور مزدوروں کو بیدار کر دیا ہے اور وہ سرمایہ داروں کے محل گرانے کو تیار ہیں۔ کیا اس سے ہمارا ابلیسی نظام تباہ تو نہیں ہو جائے گا؟

3۔ ابلیس کا تاریخی جواب: اصل خطرہ صرف اسلام ہے

ابلیس اپنے مشیروں کی نادانی پر ہنستا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کارل مارکس یا اشتراکیت سے کوئی خطرہ نہیں ہے، کیونکہ یہ سب مادی اور لادین فلسفے ہیں اور ان کا خالق بھی میں ہی ہوں۔ ابلیس واشگاف الفاظ میں کہتا ہے کہ مجھے اگر کوئی حقیقی خطرہ ہے تو وہ صرف **امتِ مسلمہ** اور **قرآن پاک** سے ہے :

مجھ کو خطرہ ہے تو اس امت سے ہے جس کی خاک میں

ہے ابھی تک خالد و بوذر کا سوزِ مستعار

عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف

ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں

ابلیس جانتا ہے کہ اسلام کے پاس ایک مکمل معاشی اور سماجی نظام (زکوٰۃ، سود کا خاتمہ، منصفانہ تقسیم) ہے۔ اگر مسلمانوں میں دوبارہ سچا ایمان بیدار ہو گیا، تو دنیا سے ابلیسیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس لیے وہ مشیروں کو حکم دیتا ہے کہ مسلمانوں کو عمل سے دور رکھو، انہیں خانقاہی تصوف، روایتی بحثوں اور اختلافات میں الجھائے رکھو۔

فنی جائزہ(Technical Analysis)

- **ڈرامائی ہیئت (Dramatic Structure):** یہ نظم اردو ادب میں ڈرامائی شاعری کی بہترین مثال ہے۔ کرداروں کے مکالمے اتنے جاندار ہیں کہ قاری کے سامنے پورا منظر آ جاتا ہے۔
- **بحر اور ترنم :** یہ نظم بحرِ رمل میں ہے، جس کا آہنگ نہایت پروقار، سنجیدہ اور فلسفیانہ گفتگو کے لیے موزوں ترین ہے۔
- **طنز و تعریض کا عروج :** اقبال نے ابلیس کی زبان سے مغرب کی جھوٹی جمہوریت اور مسلمانوں کے نام نہاد رہنماؤں پر جو گہرا طنز کیا ہے، وہ اس نظم کا فنی حسن ہے۔

سوال نمبر 4: علامہ اقبال کا فلسفہ خودی انسانی ذات کی تعمیر و تشکیل میں کس طرح معاون و مددگار ہوتا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

فلسفہ خودی کا مفہوم

علامہ اقبال کا **فلسفہ خودی** (Philosophy of Selfhood) ان کی پوری فکر کی اساس ہے ۔ عام طور پر خودی کا مطلب تکبر یا غرور لیا جاتا ہے، لیکن اقبال کے ہاں اس کا مطلب بالکل الٹ ہے۔ اقبال کے نزدیک خودی سے مراد **اپنے اندر چھپی ہوئی انسانی صلاحیتوں کو پہچاننا، خودشناسی، اپنی ذات کا احترام، اور اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہ جھکنا** ہے۔

تعمیر و تشکیلِ شخصیت میں خودی کا کردار (Role in Character Building)

انسانی ذات کو ایک عام مٹی کے پتلے سے بدل کر ایک طاقتور اور مثالی انسان بنانے میں یہ فلسفہ درج ذیل طریقوں سے معاون ثابت ہوتا ہے :

1۔ احساسِ بیداری اور مقصدِ حیات کا شعور

خودی کا پہلا درجہ انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ وہ کائنات میں فضول پیدا نہیں ہوا، بلکہ وہ خدا کا نائب (خلیفہ) ہے۔ جب انسان کو اپنی اس معنوی قیمت کا اندازہ ہو جاتا ہے، تو وہ اپنی زندگی کو سستی، تماشے اور فضول کاموں میں ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے لیے بلند اہداف طے کرتا ہے۔

2۔ مادی اور ذہنی غلامی سے نجات

جو فرد اپنی خودی کو بیدار کر لیتا ہے، وہ دنیا کی کسی جابر مادی طاقت یا برے حالات سے نہیں ڈرتا۔ وہ اپنے رزق، نوکری یا فائدے کے لیے اپنی غیرت اور ایمان کا سودا نہیں کرتا۔ اقبال کے نزدیک "سوال کرنا" (چاہے وہ دولت کا ہو یا دوسروں کے افکار کا) خودی کو مٹا دیتا ہے۔ خودی انسان کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونا سکھاتی ہے:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

3۔اطاعت اور ضبطِ نفس کی تربیت

شخصیت کی تعمیر کے لیے اقبال نے خودی کے تین مراحل بتائے ہیں:

- **اللہ کی اطاعت :** یعنی قرآن اور احکامِ الٰہی کی مکمل پابندی کرنا۔
- **ضبطِ نفس :** اپنی بری خواہشات، لالچ اور غصے پر مکمل قابو پانا۔
- **نیابتِ الٰہی :** جب انسان ان دونوں مراحل سے گزرتا ہے، تو وہ زمین پر خدا کا سچا امین اور نائب بن جاتا ہے۔

4۔سخت کوشی اور مسلسل عمل کا جذبہ

خودی انسان کو آرام پسندی اور تقدیر کا بہانا بنا کر بیٹھنے سے روکتی ہے۔ یہ انسان کے اندر "عملِ پیہم (Continuous Action) " پیدا کرتی ہے۔ خودی کا حامل انسان مشکلات اور طوفانوں سے گھبرانے کے بجائے ان سے ٹکرا جاتا ہے، جس سے اس کی شخصیت اور زیادہ چمکتی ہے۔

سوال نمبر 5: علامہ اقبال کے مردِ مومن پر مضمون تحریر کیجیے۔

مقدمہ

علامہ اقبال نے جب امتِ مسلمہ کے سیاسی اور اخلاقی زوال کا گہرا مشاہدہ کیا، تو انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ اس زوال کا واحد حل ایک ایسے "نئے انسان" کی تخلیق ہے جو اندرونی طور پر روحانیت اور بیرونی طور پر مادی تسخیر کی طاقت سے لیس ہو ۔ اسی مثالی انسان کو اقبال نے اپنی شاعری میں **"مردِ مومن"**، **"مردِ حق"**، **"قلندر "** یا **"شاہین "** کا نام دیا ہے ۔ اقبال کا مردِ مومن جرمن فلاسفر نطشے کے "سپر مین (Superman) " کی طرح ظالم اور خدا بیزار نہیں ہے، بلکہ وہ سراپا رحمت اور ایمان کا سرچشمہ ہے ۔

مردِ مومن کی بنیادی خصوصیات(Core Characteristics)

1۔پختہ ایمان اور توحیدِ عمل

مردِ مومن کی سب سے پہلی صفت اس کا اللہ کی ذات پر لاریب یقین ہے۔ وہ زبان سے ہی نہیں بلکہ اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی طاقتور نہیں ہے۔ اس یقین کی وجہ سے اس کے دل سے دنیا کے تمام خوف، دباؤ اور ناامیدی ختم ہو جاتی ہے۔ وہ موت کا استقبال بھی مسکراتے ہوئے کرتا ہے :

نشانِ مردِ مومن با تو گویم

چو مرگ آید تبسم بر لب اوست

2۔جلال اور جمال کا حسین سنگم

اقبال کا مردِ مومن شخصیت کے لحاظ سے ایک متوازن انسان ہے۔ جب وہ حق اور باطل کے میدانِ جنگ میں ہوتا ہے تو فولاد کی طرح سخت اور جری ہوتا ہے، لیکن جب وہ اپنے بھائیوں، غریبوں اور عام انسانوں کے درمیان ہوتا ہے تو ریشم کی طرح نرم، شفیق اور دلنواز ہوتا ہے :

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

ہو حلقہ مستانہ تو ریشم کی طرح نرم

رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

3۔ فقر اور دنیا سے بے نیازی

مردِ مومن مادی اشیاء، دولت، اور دنیاوی عہدوں کا پجاری نہیں ہوتا۔ اس کے پاس اگر دولت آ بھی جائے، تو وہ اس کا غلام نہیں بنتا بلکہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ وہ شاہی محلات کے مقابلے میں درویشانہ اور قلندرانہ زندگی کو ترجیح دیتا ہے کیونکہ اس کی اصل طاقت اس کا فقرِ اسلامی ہے :

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

4۔ تسخیرِ کائنات اور عمل پیہم

اقبال کا مثالی انسان ہاتھ پر ہاتھ دھرے تقدیر کا رونا نہیں روتا، بلکہ وہ اپنی محنت اور علم کے ذریعے کائنات کی قوتوں (زمین، سمندر اور ستاروں) کو تسخیر کرتا ہے۔ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کو انسانیت کی فلاح کے لیے استعمال کرتا ہے اور تاریخ کا رخ موڑنے کی طاقت رکھتا ہے ۔

حاصل کلام

خلاصہ یہ کہ علامہ اقبال کا مردِ مومن ایک عام انسان سے بہت بلند ہے ۔ وہ اخلاق، ایمان، عمل، اور خودداری کا وہ زبردست نمونہ ہے جس کی پیروی کر کے مسلم نوجوان دنیا میں دوبارہ اپنا کھویا ہوا مقام (امامتِ دنیا) حاصل کر سکتے ہیں ۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔